Email- info@awamilalkaar.com

MEMBER WUOJ — عوام کی بے ساختہ للکار — ABC Certified

روزنامہ Daily Awami Lalkaar راولپنڈی

عوامی للکار

باقاعدہ تصدیق شدہ اشاعت — ایڈیٹر انچیف محمد فیصل ندیم

جلد 16 | جمعۃ المبارک، 6 فروری 2026ء، 17 شعبان المعظم 1447ھ، قیمت 10 روپے | شمارہ 295

مقبوضہ کشمیر دنیا کی سب سے بڑی جیل بن چکا، عظمیٰ بخاری

کشمیریوں کا جذبہ دبایا نہیں جا سکا، پانچ فروری یوم یکجہتی کشمیر کشمیری عوام کی لازوال قربانیوں اور بھارتی مظالم کے خلاف جدوجہد کی علامت ہے

پاکستان ہر سفارتی و اخلاقی محاذ پر کشمیریوں کے ساتھ کھڑا ہے، کشمیر کی آزادی بہت قریب ہے، وزیر اطلاعات پنجاب و ثقافت عظمیٰ بخاری کا تقریب سے خطاب

وزیر اطلاعات پنجاب عظمیٰ بخاری یوم یکجہتی کشمیر کی مناسبت سے منعقد ریلی کی قیادت کر رہی ہیں، پارلیمانی سیکرٹری اطلاعات شازیہ رضوان، سیکرٹری اطلاعات انتظار حسین سید طاہر رضا ہمدانی اور دیگر بھی موجود ہیں

لاہور (این ای این) وزیر اطلاعات و ثقافت پنجاب عظمیٰ بخاری نے کہا ہے کہ پانچ فروری یوم یکجہتی کشمیر کشمیری عوام کی لازوال قربانیوں اور بھارتی مظالم کے خلاف جدوجہد کی علامت ہے۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان میں کوئی ایسا دن نہیں جب کشمیریوں سے اظہار یکجہتی نہ کیا جاتا ہو اور پوری قوم کشمیری بھائیوں اور بہنوں کے ساتھ کھڑی ہے۔ انہوں نے کہا کہ مقبوضہ کشمیر دنیا کی سب سے بڑی جیل بن (بقیہ نمبر 1)

وفاقی دارالحکومت میں گاڑیوں پر ایم ٹیگ لگانے کی مہم جاری

مجموعی طور پر 2 لاکھ 3 ہزار 915 گاڑیوں کو ٹیگز کا اجراء مکمل

شہر بھر میں 19 پوائنٹس پر شہریوں کو ایم ٹیگ لگانے کی خدمات کی فراہمی جاری

اسلام آباد (این این آئی) وفاقی دارالحکومت میں گاڑیوں پر ایم ٹیگ لگانے کی مہم بدستور جاری ہے۔ محکمہ ایکسائز کے مطابق اب تک مجموعی طور پر 2 لاکھ 3 ہزار 915 گاڑیوں کو ایم ٹیگ جاری کیے جا چکے ہیں۔ شہر بھر میں شہریوں کی سہولت فراہم کرنے کیلئے 19 پوائنٹس (بقیہ نمبر 4)

پاکستان کشمیریوں کے حق خود ارادیت کا حامی ہے، وزیر خارجہ

بھارت کی ہٹ دھرمی اقوام متحدہ کے چارٹر، سلامتی کونسل کی قراردادوں اور چوتھے جنیوا کنونشن کی صریحاً خلاف ورزی ہے

اسلام آباد (این ای این آئی) نائب وزیراعظم و وزیر خارجہ سینیٹر محمد اسحاق ڈار نے کہا ہے کہ یوم یکجہتی کشمیر کے موقع پر پاکستان ہمیں کشمیر کے ساتھ اپنی غیر متزلزل اور پختہ حمایت (بقیہ نمبر 7)

وزارت دفاع کی جانب سے مختلف تقریبات کا انعقاد

وزیر دفاع کا کشمیری عوام کی حق خود ارادیت کی منصفانہ جدوجہد کے لیے پاکستان کے پختہ عزم کا اعادہ

اسلام آباد (این ای آئی) کشمیر یکجہتی کے دن کے موقع پر وزارت دفاع کی جانب سے مختلف تقریبات کا انعقاد کیا گیا جن کا مقصد کشمیری عوام کی حق خود ارادیت کی منصفانہ جدوجہد کے لیے پاکستان کی غیر متزلزل حمایت کا اعادہ کرنا (بقیہ نمبر 6)

ازبکستان کے صدر شوکت میرزیئوف کا پُرتپاک استقبال

ازبکستان کے صدر خصوصی طیارے سے باہر آئے تو صدر مملکت اور وزیراعظم ان کا خیر مقدم کیا، رپورٹ

اسلام آباد (این ای آئی) ازبکستان کے صدر شوکت میرزیئوف پاکستان کے دورہ پر اسلام آباد پہنچ گئے۔ نور خان ائیر بیس پہنچنے پر صدر مملکت آصف علی زرداری اور وزیراعظم شہباز شریف نے ازبک صدر کا پرتپاک (بقیہ نمبر 5)

بھارت کے پاس کشمیریوں کو حق خود ارادیت دینے کے سوا کوئی راستہ نہیں، کشمیر کی قربانیاں رائیگاں نہیں جائیں گی

بھارت کو اسی کی زبان میں جواب دینگے، شہباز شریف

معرکہ حق میں ذلت آمیز شکست کے بعد بھارت پراکسیز کے ذریعے دہشت گردی کر رہا ہے، بھارت کے سازشی ٹرک کے نیٹ کھلے ہیں امن قائم نہیں ہو سکتا، بھارت کے پاس کشمیریوں کو حق خود ارادیت دینے کے سوا کوئی راستہ نہیں

کشمیریوں کی قربانیاں رائیگاں نہیں جائیں گی، آزاد کشمیر میں کوئی بھی حکومت ہو، میرا فرض ہے آگے بڑھ کر تعاون کروں، ہمارے تعاون میں کسی قسم کی کمی نہیں آئے گی، شہباز شریف کا آزاد کشمیر قانون ساز اسمبلی سے خطاب

مظفرآباد (این ای آئی) وزیراعظم شہباز شریف نے بھارت کو دوٹوک پیغام دیتے ہوئے واضح کیا ہے کہ بھارت کو اسی کی زبان میں جواب دیں

مظفرآباد: وزیراعظم پاکستان محمد شہباز شریف اور وزیراعظم آزاد جموں و کشمیر چوہدری انوار الحق کا پیپلز پارٹی کے وفد سے ملاقات کا منظر، پیپلز پارٹی کا وفد چوہدری انوار الحق کی قیادت میں آزاد جموں و کشمیر کے دارالحکومت مظفرآباد پہنچا، وفد کی قیادت چوہدری انوار الحق کے ساتھ سید مصطفیٰ کاظم، سید علی رضا، سید عون عباس، سید عمار حسین، سید عون عباس، سید عمار حسین، سید عون عباس، سید عمار حسین

روزنامہ عوامی للکار راولپنڈی Daily Awami Lalkaar
عوام کی بے ساختہ للکار
باخبر، جاندار، شاندار، آزاد صحافت کا ترجمان

ایڈیٹوریل پیج

ایڈیٹوریل ایڈیٹر
روبینہ فیصل

دہشت گردی اور امریکی اسلحہ

ایک امریکی خبر رساں ادارے کی رپورٹ کے مطابق افغانستان سے انخلا کے وقت امریکہ کی جانب سے وہاں چھوڑا گیا اسلحہ پاکستان میں دہشت گردی کیلئے استعمال ہو رہا ہے۔ افغانستان کی تعمیرِ نو سے متعلق امریکی ادارے کے سابق سربراہ کے مطابق امریکی افواج کے انخلا کے وقت تقریباً تین لاکھ جدید امریکی ہتھیار افغانستان میں موجود تھے' جن میں سے بہت سے ہتھیار اب کالعدم ٹی ٹی پی اور بی ایل اے کے دہشتگردوں کے ہاتھ لگ چکے ہیں۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ امریکی ہتھیاروں اور نائٹ وژن آلات کی دستیابی دہشت گردوں کی صلاحیت میں اضافے کا باعث بنی ہے اور یہ اسلحہ دہشت گردی کے خلاف کارروائیوں میں ایک بڑی رکاوٹ بن چکا ہے۔ پاکستان مسلسل دنیا کو اس خطرے کی جانب متوجہ کرتا آرہا ہے۔

حکومتِ پاکستان کی جانب سے عبوری افغان حکومت سے بھی اس مسئلے پر اعلیٰ سفارتی سطح پر رابطہ کاری کی کوششیں کی گئیں اور افغان طالبان کی جانب سے دہشتگردی کیلئے افغانستان کی زمین استعمال نہ ہونے دینے کی یقین دہانیاں بھی بہت کرائی گئیں مگر عملی طور پر اس کے برعکس ہوا۔ افغانستان سے درپیش ان خطرات سے نمٹنے کیلئے ضروری ہے کہ عالمی برادری بالخصوص علاقائی ممالک افغان رجیم کو دوحہ معاہدے پر عملدرآمد کا پابند بنائیں تاکہ یہ علاقہ امن کا گہوارہ بن سکے۔ افغانستان میں چھوڑا گیا امریکی اسلحہ اور دفاعی آلات دہشت گردوں کے ہاتھ لگ کر پاکستان سمیت اس پورے خطے کے لیے خطرات کی بڑی وجہ بن چکا ہے۔

کشمیر آج بھی اہم ہے

از۔۔نعمان علی

ہر سال 5 فروری کو پاکستان اور دنیا بھر میں مقیم کشمیری عوام یوم یکجہتی کشمیر مناتے ہیں۔ بعض حلقے اسے محض ایک علامتی یا علاقائی سرگرمی تصور کرتے ہیں مگر حقیقت میں یہ دن عالمی ضمیر کے سامنے کھڑے ہونے کی ایک اخلاقی صدا ہے۔ یہ دن ہمیں ایک ایسی قوم کی یاد دہانی کراتا ہے جو تاریخ، قانون اور عالمی ضمیر کے ہاتھوں نظرانداز ہوتی چلی آئی ہے۔ ایسے وقت میں جب عالمی نظام تیزی سے تبدیل ہو رہا ہے، نئے اتحاد تشکیل پا رہے ہیں، تنازعات سرحدیں بدل رہے ہیں اور انسانی حقوق کے دعوے کسوٹی پر پرکھے جا رہے ہیں، مسئلہ جموں و کشمیر نمایاں خواہ تعبیر ہی بنتی ہیں اقوامی نظام کی ساکھ کے لیے ایک فیصلہ کن امتحان بن چکا ہے۔

جموں و کشمیر تنازع کی جڑیں 1947ء کی خونریز اور نامکمل تقسیم ہند میں پیوست ہیں۔ برطانوی اقتدار کے خاتمے پر برصغیر کی ریاستوں سے توقع کی گئی تھی کہ وہ جغرافیے اور عوامی خواہشات کے مطابق پاکستان یا بھارت سے الحاق کریں گی۔ جموں و کشمیر میں مسلم آبادی کو واضح اکثریت حاصل تھی اور اس خطے کے پاکستان کے ساتھ گہرے سماجی، معاشی اور جغرافیائی روابط تھے۔ منطقی طور پر تو اسی اصول کے تحت فیصلہ ہونا چاہیے تھا۔ مگر ایسا نہ ہو سکا، اور یوں یہ ریاست دہائیوں پر محیط تنازع کی نذر ہو گئی۔

اس وقت ریاست پر مہاراجہ ہری سنگھ کی حکمرانی تھی، جو ایک ہندو حکمران تھا جبکہ آبادی کی اکثریت مسلمان تھی۔ تقسیم کے ہنگاموں کے دوران مہاراجہ کی حکومت نے خصوصاً جموں میں مسلمانوں کے خلاف سخت جبر کیا، جس کے نتیجے میں قتل عام اور وسیع پیمانے پر نقل مکانی ہوئی۔ پونچھ اور دیگر علاقوں میں پاکستان سے الحاق کے حق میں عوامی بغاوت کے بعد مہاراجہ نے بھارت سے فوجی مدد طلب کی اور اکتوبر 1947 میں دستاویزِ الحاق پر دستخط کیے۔ یہ ایک ایسا اقدام ہے جسے پاکستان نے جبراً اور غیر قانونی قرار دیا۔ بھارتی مداخلت کا نتیجہ پہلی پاک بھارت جنگ کی صورت میں نکلا اور معاملہ اقوام متحدہ تک جا پہنچا۔ اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل نے جموں و کشمیر کو متنازع علاقہ تسلیم کرتے ہوئے آزاد اور منصفانہ رائے شماری کا مطالبہ کیا۔ اقوام متحدہ کی وہ قرار دادیں آج تک نافذ نہیں ہو سکیں اور طور پر تو اسی اصول کے تحت فیصلہ ہونا چاہیے تھا۔ مگر ایسا نہ ہو سکا، اور یوں یہ ریاست دہائیوں پر محیط تنازع کی نذر ہو گئی۔

بعد کی دہائیوں میں بھارتی پالیسی سیاسی استحکام سے بڑھ کر تاقوانی اور آبادیاتی تشکیل نو تک پہنچی۔ ریاست کی محدود خودمختاری کو بتدریج کمزور کیا گیا، جس کا نقطہ عروج 5 اگست 2019 کو آرٹیکل 370 اور 35 اے کی یکطرفہ منسوخی تھا۔ یہ محض داخلی آئینی تبدیلی نہیں تھی بلکہ ایک متنازع خطے میں عوام کی مرضی کے بغیر سیاسی حیثیت اور آبادیاتی قوانین بدلنے کی کوشش تھی۔

آج بھارتی غیر قانونی زیرِ قبضہ جموں و کشمیر دنیا کے سب سے زیادہ عسکریت زدہ علاقوں میں شمار ہوتا ہے۔ کرفیو، مواصلاتی بندش، بڑے پیمانے پر گرفتاریوں، جبری گمشدگیوں اور ماورائے عدالت قتل جیسے مظالم سے عبارت ہے۔ یوم یکجہتی کشمیر اسی المیے کو سامنے لاتا ہے کہ کشمیریوں کی تکالیف ابھی ختم نہیں ہوئی بلکہ مزید شدت اختیار کر گئی ہے۔

کشمیر میں ہونے والے واقعات کو دو اہم جزوں کا دردناک کہا گیا، وہ وقتی شور سے آگے نہ بڑھ سکیں، اور ان کے اثرات محدود اور عارضی ثابت ہوئے۔

کوئٹہ، گوادر، لوشئی، قلات، مستونگ، دالبندین، پنجگور، تربت، پلیجہ اور دیگر اضلاع میں ہونے والے واقعے یہ ظاہر کرتے ہیں کہ سیکیورٹی فورسز نے نہ صرف فوری ردعمل کیا بلکہ علاقے میں قانون و نظم قائم رکھا۔ کسی اہم سرکاری یا عسکری تنصیب پر حملہ کامیاب نہ ہوا، نہ طویل یرغمیں ہوئیں، اور نہ ہی عوام کی روزمرہ زندگی متاثر ہوئی۔ یہ سب اس بات کی عکاسی کرتے ہیں کہ بیورف 2.0 عملی طور پر کسی منظم اور مؤثر منصوبے کا حصہ نہیں بلکہ بکھرے اور مستقل حملوں کا مجموعہ تھا۔

معلوماتی محاذ پر، سوشل میڈیا اور بعض غیر ملکی ذرائع نے ان واقعات کو بڑھا چڑھا کر پیش کیا۔ محدود یرغمیوں کو وسیع پیمانے پر بغاوت کے طور پر پیش کیا گیا اور مبالغہ آمیز دعوے کیے گئے، جن کا حقیقت سے کوئی تعلق نہیں تھا۔ یہ مہم دراصل میدانِ جنگ سے زیادہ میدانِ اطلاعات میں لڑی گئی، جہاں پروپیگنڈا اور جعلی بیانیے کو حقیقت کے طور پر پیش کیا گیا۔

ان کارروائیوں کے پیچھے فتنہ الہندوستان اور اس کے پراکسی گروہ، بالخصوص بلوچستان لبریشن آرمی (بی ایل اے) اور بلوچستان لبریشن فرنٹ (بی ایل ایف) ہیں، مگر ہم رہے۔ اگرچہ ان گروہوں نے خود کو متحد اتحاد کے طور پر پیش کیا، لیکن عملی طور پر یہ اندرونی انتشار، کمزور قیادت، اور محدود وسائل کا شکار ہے۔ مختلف سمتوں میں الگ الگ انداز میں حرکت کرتے رہے، مشترکہ منصوبہ بندی اور تسلسل کی کمی واضح تھی۔

یہ کمزوری اچانک پیدا نہیں ہوئی۔ گزشتہ مہینوں میں انسداد دہشت گردی کی کارروائیوں نے ان نیٹ ورکس کو شدید نقصان پہنچایا ہے۔ سکیورٹی ذرائع کے مطابق 177 سے زائد دہشت گرد مارے جا چکے ہیں، جس سے قیادت، بھرتی، رابطہ کاری اور مالی معاونت کے نظام پر کئی طرح متاثر ہوئے ہیں۔ بیورف 2.0 اسی دباؤ کا ردعمل تھا لیکن ایسی کوشش جو اصل زوال کو چھپانے کے لیے صرف شور پر انحصار کرتی رہی۔

اس پورے منظر نامے میں سب سے زیادہ نقصان عام شہریوں اور سکیورٹی اہلکاروں نے اٹھایا۔ اغوا و شہری اور جدید سکیورٹی اہلکار اپنی جانوں کی نذرانہ دے گئے۔ قابلِ غور بات یہ ہے کہ حملوں کا رخ زیادہ تر زمہ اہداف کی جانب تھا مگر دور دراز علاقوں، مخلوط آبادی کے علاقے اور آمدورفت کے مصروف راستے۔ یہ حکمت کسی حکمتِ عملی نہیں بلکہ خوف پھیلانے اور توجہ حاصل کرنے کی کوشش کا مظہر تھا۔

عسکری تنظیموں کے اندر طاقت اور خطرے کی غیر مساوی تقسیم بھی اس سلسلے کو بڑھا رہی ہے۔ قیادت، منصوبہ ساز اور مالی معاونین پاکستان سے باہر، خصوصاً افغانستان میں محفوظ پناہ گاہوں سے سرگرم ہیں، جبکہ متاثر ہونے والے کیڈر کو نوجوانوں کو براہِ راست تصادم میں دھکیل دیا جاتا ہے۔ کم تربیت، محدود وسائل اور خاص منصوبہ بندی کے ساتھ انہیں ایسے مشن پر بھیجا جاتا ہے، جن میں واپسی کے امکانات نہ ہونے کے برابر ہوتے ہیں۔

جب یہ نوجوان مارے جاتے ہیں، تو ان کی ماؤں کو بعد میں ایک نئے بیانیے میں پیش کیا جاتا ہے۔ بعض مہ نہاد حقوق کی تنظیمیں سرگرم ہو جاتی ہیں۔ بلوچ یکجہتی کمیٹی (BYC) اور بلوچستان یکجہتی موومنٹ (BNM) ان اموات کو سیاسی و سماجی سے ہٹا کر جبری گمشدگیوں کے طور پر پیش کرتے ہیں۔ اس طرح مسلح سرگرمیوں میں ملوث افراد کو مظلوم شہری بنا کر دکھایا جاتا ہے، جبکہ اصل ذمہ دار قیادت جو محفوظ مقامات سے کارروائیوں کی نگرانی کرتی ہے، بچ جاتی ہے۔

یہ جائز مزاحمت اور مجرمانہ تشدد کے فرق کو مٹا سکتا ہے۔

قانونی اعتبار سے بھارت کا مؤقف کمزور ہے۔ جموں و کشمیر بین الاقوامی سطح پر اب بھی متنازع علاقہ تسلیم کیا جاتا ہے؛ سلامتی کونسل کی رائے شماری سے متعلق قراردادیں بھی منسوخ نہیں ہوئیں۔ اقوام متحدہ کا منشور طاقت کے زور پر علاقے کے حصول کی ممانعت کرتا ہے، جبکہ بین الاقوامی انسانی قانون اجتماعی سزا اور شہریوں کو نشانہ بنانے سے روکتا ہے۔ من مانی گرفتاریاں، طاقت کا جائز استعمال اور طویل مواصلاتی بندشیں اُن بنیادی انسانی حقوق کے معاہدوں کے خلاف ورزی ہیں جن کا بھارت خود فریق ہے۔ بھارت کے یکطرفہ داخلی اقدامات اس کے بین الاقوامی ذمہ داریوں کو ختم نہیں کر سکتے۔

عالمی برادری کی طویل خاموشی اور چند من پسند مسائل پر ردعمل سے جنوبی ایشیا کے لیے آگے اثرات مرتب ہو رہے ہیں۔ جب طاقتور ریاستیں بین الاقوامی قانون توڑیں اور ان کی جوابدہی نہ ہو تو وہ اُن اصولوں کو کمزور کرتی ہیں جو دنیا بھر کے کمزور لوگوں کا تحفظ کرتے ہیں۔ اگرچہ خودارادیت کو کشمیر میں دفن کیا جا سکتا ہے تو کہیں بھی ایسا ممکن ہے۔ اگر ایک متنازع علاقے میں آبادیاتی انجینئرنگ معمول بن جائے تو اس سے ایک خطرناک نظیر قائم ہوتی ہے۔

پاکستان کا مؤقف ہے کہ وہ اقوام متحدہ کی زیرِ نگرانی رائے شماری کے ہی نتائج قبول کرے گا بشرطیکہ یہ بین الاقوامی قانون اور حقِ خودارادیت کے اصول سے ہم آہنگ ہے۔ کشمیریوں کا مطالبہ نہایت سادہ اور آفاقی ہے: فیصلہ کشمیری عوام کو کرنے کا حق دیا جائے۔

کشمیری عوام سات دہائیوں سے زائد عرصہ سے انتظار کر رہے ہیں۔ انہوں نے اپنے پیاروں کو دفن کیا، یتیم بچوں کی پرورش کی اور ناقابلِ برداشت حالات میں بھی امید کو زندہ رکھا۔ یوم یکجہتی کشمیر دنیا کے لیے ایک واضح پیغام ہے: طاقت کے بجائے قانون، سہولت کے بجائے انصاف، اور خاموشی کے بجائے انسانیت کا انتخاب کیا جائے۔ بین الاقوامی قانون کی ساکھ، جنوبی ایشیا کے امن کے امکانات اور عالمی انصاف کا مستقبل اسی انتخاب سے وابستہ ہے۔ سوال اب یہ نہیں کہ دنیا کو کشمیر کی پرواہ ہونی چاہیے یا نہیں، سوال اب یہ ہے کہ دنیا کب تک کشمیریوں کی پرواہ نہ کرنے کی متحمل ہو سکتی ہے؟

بلوچستان کا امن: دہشت گردی کی ناکام لہر اور سیکیورٹی فورسز کی قربانی

طارق خان ترین

بلوچستان میں گزشتہ چند برسوں کے دوران امن وامان کی مجموعی صورتحال میں نمایاں بہتری دیکھنے میں آئی ہے۔ صوبے کے بڑے شہروں جیسے کوئٹہ اور گوادر سے لے کر دور دراز اضلاع تک، ریاستی رٹ مضبوط ہوئی، عوامی نقل و حرکت معمول پر آئی، اور کاروبار و تعلیمی سرگرمیوں نے دوبارہ رفتار پکڑی۔ سڑکوں اور بنیادی ڈھانچے کی بحالی، بند گاہی سرگرمیوں میں تسلسل اور مقامی سطح پر انتظامی ڈھانچے کی فعالیت اس بات کا ثبوت ہیں کہ صوبہ عدم استحکام کے طویل مرحلے سے آگے بڑھ چکا ہے۔ اس بہتر ہوتی ہوئی سیکیورٹی فضا کے پیچھے مسلسل انٹیلی جنس بیسڈ آپریشنز، مقامی سطح پر رابطہ کاری، اور قانون نافذ کرنے والے اداروں کی موجودگی اہم کردار ادا کر رہی ہے۔ یہی، احوال بیورف 2.0 کے نام سے چلائی جانے والی دہشت گرد مہم کے پس منظر کو سمجھنے کے لیے کلیدی حیثیت رکھتا ہے۔

بیورف 2.0 کو ایک منظم عسکری کارروائی کے طور پر پیش کیا گیا، جس کا مقصد بلوچستان میں خوف اور بدامنی پیدا کرنا تھا۔ اس کا بھرپور فقاحت صوبہ ایک بڑی دہشت گردی کی لہر کی لپیٹ میں ہے اور ریاستی کنٹرول کمزور پڑ چکا ہے۔ لیکن زمینی حقائق نے اس دعوے کو مکمل طور پر مسترد کر دیا۔ تشدد کو منظم کرتی ہے منظر سے غائب رہتی ہے۔ حقوق انسانی کی زبان کا استعمال بھی محدود اور منتخب طور پر کیا جاتا ہے۔ جب ریاست قانون نافذ کرتی ہے یا دہشت گردی کے خلاف کارروائی کرتی ہے تو فوراً ظلم اور ناانصافی کے الزامات بلند کیے جاتے ہیں، جبکہ جب خوانخواہ کو عسکری کارروائیوں میں شامل کیا جاتا ہے، تو یہی آوازیں خاموش ہو جاتی ہیں۔ 31 جنوری کے واقعات نے اس تضاد کو واضح کر دیا، جب خواتین کے عسکری استعمال کے انکشاف کے بعد یہ معاملہ صرف سیاسی اختلاف کا نہیں بلکہ اخلاقی دیانت اور اجتماعی ذمہ داری کا بن گیا۔

بلوچستان کے سماجی منظرنامے میں بھی تبدیلیاں واضح ہیں۔ بہتر مواصلات، تعلیمی مواقع اور معاشی سرگرمیوں نے نوجوان نسل کی ترجیحات بدل دی ہیں۔ اگرچہ مسائل اور محرومیاں ابھی بھی موجود ہیں، مگر تشدد کو پہلے کی طرح عمل کے طور پر قبول نہیں کیا جا رہا۔ روزگار، استحکام اور مستقبل کی امیدیں ایک ایسے ماحول میں پنپ رہی ہیں، جہاں بندوق کی آواز کم اور ترقی کی سرگرمی زیادہ نظر آتی ہے۔

پراکسی تشدد کے غیر ملکی سرپرستوں کے لیے یہ صورتحال لمحہ فکریہ ہے۔ محدود عدم استحکام کے ذریعے دباؤ پیدا کرنے کی حکمت عملی ناکام ثابت ہوئی۔ بیورف 2.0 نے یہ واضح کر دیا کہ شور اور جعلی بیانیے کے ذریعے زمینی حقائق تبدیل نہیں کیے جا سکتے۔

تمام عوامل کے پیش نظر ریاست کا رویہ واضح اور مربوط رہا۔ قانون نافذ کرنے والے اداروں اور سکیورٹی فورسز نے فوری خطرات کا سدباب کیا، طویل المدتی استحکام کو یقینی بنایا اور حساس علاقوں میں مستقل نگرانی قائم رکھی۔

آخر کار، بیورف 2.0 طاقت کا مظاہرہ نہیں بلکہ ایک اعترافِ ناکامی بن کر سامنے آیا۔ یہ واضح ہوا کہ پراکسی تشدد عوامی قبولیت اور اخلاقی جواز کے بغیر کامیاب نہیں ہو سکتا۔ شور یقینی ہو سکتا ہے، مگر حقیقت دیرپا ہوتی ہے۔

بلوچستان میں موجودہ امن و استحکام سکیورٹی فورسز کی غیر معمولی پیشہ ورانہ مہارت، قربانی اور مسلسل محنت کا نتیجہ ہے۔ بروقت کارروائیاں، درست انٹیلی جنس اور عوام کے تحفظ کو اولین ترجیح دینے کی حکمت عملی نے نہ صرف دہشت گردی کے منصوبوں کو ناکام بنایا بلکہ یہ پیغام بھی دیا کہ بلوچستان کا مستقبل تشدد کے بجائے امن، ترقی اور استحکام سے وابستہ ہے۔

روزنامہ عوامی للکار راولپنڈی Daily Awami Lalkaar
عوام کی بے ساختہ للکار
باخبر، جاندار، شاندار، آزاد صحافت کا ترجمان

اشاعت خاص

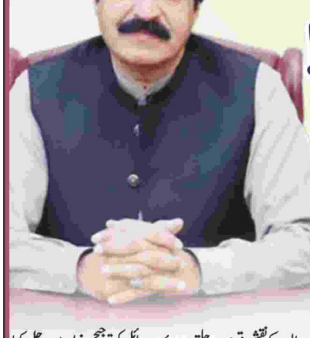

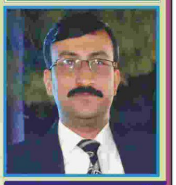

عوامی گورنر پنجاب کے انقلابی اقدامات!

تحریر۔ ملک عادل شہزاد

گورنر پنجاب سردار سلیم حیدر خان ضلع اٹک کی تحصیل فتح جنگ کے گاؤں ڈھرنال سے تعلق رکھتے ہیں وہ اس سے قبل رکن قومی اسمبلی اور دو مرتبہ وفاقی وزیر بھی

اپنی خدمات سرانجام دے چکے ہیں۔ سردار سلیم حیدر خان کا شمار پاکستان پیپلز پارٹی کے سینئر رہنماؤں میں ہوتا ہے وہ پنجاب

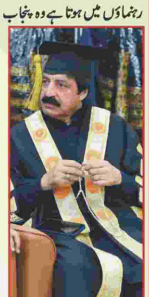

میں پاکستان پیپلز پارٹی کو فعال کرنے میں بھی اہم کردار ادا کر رہے ہیں۔ پاکستان کی تاریخ میں بہت سارے گورنرز اپنے فرائض سر انجام دے چکے ہیں لیکن موجودہ گورنر پنجاب سردار سلیم حیدر خان اپنی مثال آپ ہیں سردار سلیم حیدر خان ایک درویش صفت انسان ہیں میں گورنر پنجاب سردار سلیم حیدر خان کو قریب سے جانتا ہوں وہ جب وزیر تھے تب بھی ان کے دفاتر اور ڈیرے کے دروازے ہر خاص و عام کے لیے کھلے رہتے تھے اور اب بھی گورنر ہاؤس کے دروازے ہر خاص و عام کے لیے کھلے ہیں سردار سلیم حیدر خان نے گورنر بننے کے بعد بھی عاجزی و انکساری کا دامن نہیں چھوڑا۔ وہ جہاں بھی جاتے ہیں عوام کا میلا لگ جاتا ہے لوگ اپنے مسائل لے کر گورنر پنجاب سردار سلیم حیدر خان کے پاس گورنر ہاؤس لاہور، گورنر ایکسی راولپنڈی آتے ہیں گورنر پنجاب سردار سلیم حیدر خان مسائل سنتے بھی ہیں اور مسائل موقع پر ہی حل کر دیے جاتے ہیں وہ ایک غریب پرور اور غریب کا درد رکھنے والی شخصیت کے مالک ہیں وہ غریب لوگوں کے مسائل کو ترجیحی بنیادوں پر سنتے ہیں اور ان کے حل کے لیے احکامات صادر فرماتے ہیں۔

قارئین کرام!

سردار سلیم حیدر خان ایک سچے عاشق رسول (ص) بھی ہیں اور صوم صلوٰۃ کے بھی پابند ہیں۔ گورنر پنجاب سردار سلیم حیدر خان کی ذاتی کاوش سے فتح جنگ کی عوام کے لیے مختیر حضرات کے تعاون سے فری ڈائیلاسز قیام اور فری بلڈ بنک کا قیام عمل میں آیا جس سے غریب لوگ مستفید ہو رہے ہیں اسی طرح تحصیل پنڈی گھیب میں بھی فری ڈائیلاسز سنٹر کا قیام عمل میں لایا گیا ہے جس سے عوام بھرپور مستفید ہو رہے ہیں اور عوامی حلقوں کی جانب سے گورنر پنجاب سردار سلیم حیدر خان کی کاوشوں کو خوب پزیرائی مل رہی ہے اسی طرح چند روز قبل گورنر پنجاب سردار سلیم حیدر خان نے ذاتی فنڈ اور مختیر حضرات کے تعاون سے تحصیل فتح جنگ کی متوسط طبقے سے تعلق رکھنے والی 35 بچیوں کی اجتماعی رخصتی کی

تقریب کرکٹ اسٹیڈیم فتح جنگ میں منعقد ہوئی تقریب کے مہمانِ خصوصی گورنر پنجاب سردار سلیم حیدر خان تھے گورنر پنجاب سردار سلیم حیدر خان نے جہیز اور تمام اخراجات خود برداشت کیے جو کہ قابل تحسین ہے میں میں گورنر پنجاب سردار سلیم حیدر خان اور ان کی تمام ٹیم کو خراج تحسین اور مبارکباد پیش کرتا ہوں 35 مستحق اور نادار بچیوں کی اجتماعی شادی کی پُر وقار تقریب میں علاقہ مکینوں، معززین، سیاسی و سماجی شخصیات اور بچیوں کے اہلِ خانہ نے بھی بڑی تعداد میں شرکت کی۔

اس موقع پر مستحق بچیوں کو باعزت رخصتی کے لیے مکمل جہیز، گھریلو سامان اور دیگر ضروری اشیاء فراہم کی گئیں، جس سے غریب خاندانوں کا بڑا مالی بوجھ کم ہوا۔

شرکاء کا کہنا تھا کہ عوامی گورنر پنجاب سردار سلیم حیدر خان کا یہ اقدام حقیقی معنوں میں عوام دوستی اور سماجی خدمت کی بہترین مثال ہے، جس سے مستحق خاندانوں کے چہروں پر خوشیاں بکھر گئیں۔

تقریب میں موجود شہریوں نے کہا کہ ایسے فلاحی منصوبے معاشرے میں مثبت تبدیلی کا باعث بنتے ہیں اور لیڈر شپ و عوام کے درمیان اعتماد کو فروغ دیتے ہیں۔

گورنر پنجاب سردار سلیم حیدر خان نے اس موقع پر کہا کہ مستحق اور نادار طبقات کی مددان کی اولین ترجیح ہے اور آئندہ بھی ایسے فلاحی منصوبے جاری رکھیں گے تاکہ معاشرے کے کمزور طبقے کو سہارا دیا جا سکے اجتماعی شادی کی اس تقریب نے نہ صرف غریب خاندانوں کے لیے آسانی پیدا کی بلکہ معاشرتی ہم آہنگی اور بھائی چارے کا پیغام بھی دیا، گورنر پنجاب سردار سلیم حیدر خان کا یہ اقدام بلاشبہ عوامی خدمت کی روشن مثال ہے، جسے شہری حلقوں میں بے حد سراہا جا رہا ہے۔ اسی طرح وہ متعدد ایسے فلاحی منصوبے جن کی پایہ تکمیل کے لیے گورنر پنجاب سردار سلیم حیدر خان کوشاں ہیں ترقیاتی منصوبوں کے لیے بھی فنڈز کی فراہمی کو یقینی بنا رہے ہیں ان کے ساتھ ساتھ ان کے صاحبزادے سردار فیضان حیدر خان بھی متحرک ہیں وہ بھی اپنے

والد کے نقش قدم پر چلتے ہوئے عوام کی خدمت کا مشن جاری رکھے ہوئے ہیں سردار فیضان

حیدر خان اپنے حلقے میں عوام کے دکھ سکھ میں ان کا ساتھ دیتے ہیں اور عوام کی خوشی وغمی میں اپنی شرکت کو یقینی بناتے ہیں سردار فیضان حیدر خان والد کی غیر موجودگی میں اپنے ڈھرنال ڈیرے پر ہفتہ وار کھلی کچہری کا انعقاد کرتے ہیں دور دراز سے آئے عوام کے مسائل سنتے ہیں اور ان کے مسائل کو ترجیحی بنیادوں پر حل کیا جاتا ہے سردار فیضان حیدر خان بھی خراج تحسین کے مستحق ہیں

سردار فیضان حیدر خان این اے پچاس میں مضبوط امیدوار کے طور پر ابھر کر سامنے آئے ہیں وہ ایک دبنگ اور نوجوان لیڈر ہیں اور اپنے والد گورنر پنجاب سردار سلیم حیدر خان کے نقش قدم پر چلتے ہوئے کامیابی کی طرف گامزن ہیں اور وہ وقت دور نہیں جب سردار فیضان حیدر خان الیکشن جیتنے کے بعد کابینہ کا حصہ ہوں گے اور حقیقی معنوں میں فتح جنگ کی نمائندگی کریں گے۔

بقیہ 1

پکارے، جبکہ کشمیری عوام، بنیادی انسانی حقوق سے محروم ہیں اور اپنی مرضی سے زندگی گزارنے کا حق بھی نہیں رکھتے۔ بھارتی فوجیوں کے قلم و ستم کے باوجود کشمیری ساٹھ دہائیوں سے اپنے حق خودارادیت کے لیے لڑ رہے ہیں اور اپنا خون بہا رہے ہیں۔ بھارتی فوجی ہی اس خطے کو جہنم بنانے کے ذمہ دار ہیں۔ انہوں نے کہا کہ جناب کے عوام کشمیریوں کی اخلاقی اور انسانی حمایت جاری رکھے گا۔ انہوں نے کہا کہ کشمیر کی شہ رگ پر کشمیریوں کی مزاحمت کی علامت بن چکا ہے۔ پاکستان کی خارجہ پالیسی کا بنیادی ستون یہ ہے کہ کشمیر کی آزادی کے لیے ہر ممکن کوشش کی جائے گی۔ ہم اس کے لیے ہر ممکن کوشش کریں گے۔ آذربائیجان کے عوام کشمیریوں کی اخلاقی اور سیاسی حمایت کرتے رہیں گے۔ انہوں نے کہا کہ آج کشمیر کی آزادی کی جدوجہد کا مرکز بن چکا ہے۔ کشمیری عوام کے حق میں آذربائیجان کی حمایت کا اعلان کیا۔ انہوں نے کہا کہ آذربائیجان کشمیریوں کی جدوجہد کی حمایت کرتا ہے۔ 5 فروری، کشمیری عوام کے ساتھ یکجہتی کے اظہار کی طلب ہے۔ پاکستان، بھارتی مظالم کو نمایاں کرنے کے لیے اقدامات کر رہا ہے۔ پاکستان بھارتی مظالم کو نمایاں کرنے کے لیے اقدامات کر رہا ہے۔ پاکستان کشمیریوں کی حمایت کرتا رہے گا۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان کشمیریوں کی حمایت کرتا رہے گا۔ انہوں نے کہا کہ جناب کے عوام

اسسٹنٹ کمشنر خضر ظہور گورائیہ کی قیادت میں ریلی کا انعقاد

مظلوم کشمیری تنہا نہیں پاکستانی قوم خون کے آخری قطرے تک ساتھ کھڑی ہے کشمیر پاکستان کی شہ رگ ہے خضر ظہور گورائیہ

حق خودارادیت کشمیریوں کا بنیادی حق، عالمی ضمیر کی خاموشی لمحہ فکریہ ہے ثاقب علی بیگ سید ندیم شاہ کا شکراء سے خطاب

گوجرخان (قمرشہزاد) یوم یکجہتی کشمیر کے موقع پر اسسٹنٹ کمشنر گوجرخان خضر ظہور گورائیہ کی زیر قیادت میونسپل کمیٹی سے انقلاب ریلی نکالی گئی، ریلی کے شرکاء نے بینرز اور پلے کارڈ اٹھائے ہوئے تھے جن پر بھارتی ناجائز قبضے کے خلاف اور کشمیری بھائیوں سے اظہار یکجہتی کے نعرے درج تھے۔ شرکاء نے کشمیر سے نگا پاکستان کے نعروں سے شہری فضاؤں کو گونجا دیا۔ ریلی میں ہی اولیاء

کندھ کوٹ میں بھی یوم یکجہتی کشمیر جوش وجذبہ سے منایا گیا

پاکستان کشمیری عوام کی اخلاقی، سیاسی اور سفارتی حمایت جاری رکھے گا، مقررین

کشمور (سید رشید احمد شاہ) کندھ کوٹ ملک بھر کی طرح کندھ کوٹ میں بھی 5 فروری یوم یکجہتی کشمیر قومی جوش وجذبہ کے ساتھ منایا گیا۔ اس موقع پر مختلف انتظامیہ، سیاسی و سماجی تنظیموں، اداروں کے زیر اہتمام ریلیز نکالی گئیں، ریلیوں میں طلبہ، اساتذہ اور طالب علموں کے ہمراہ سماجی تنظیموں کے نمائندے شریک ہوئے۔ ریلی کے شرکاء نے پاکستان زندہ باد، کشمیر کی آزادی تک جدوجہد جاری رہے گی، کشمیر کی آزادی تک ہم چین سے نہیں بیٹھیں گے، کشمیر کی آزادی تک ہم چین سے نہیں بیٹھیں گے کے نعرے لگائے۔ ریلی کے شرکاء سے خطاب کرتے ہوئے مقررین نے کہا کہ